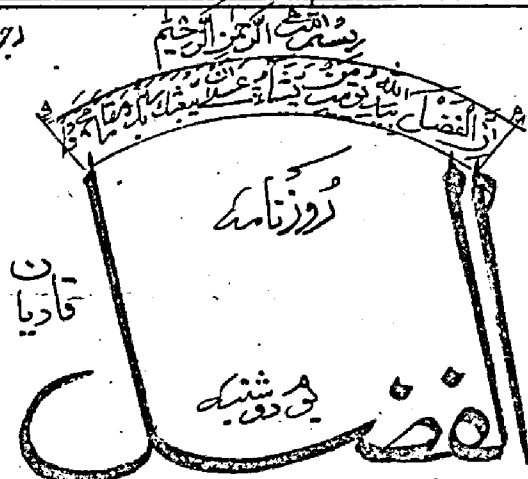


قادیان ۲۲ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین علیؑ علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بصرہ العزیز کے متعلق لے کر شام کا مطالعہ منظور ہے کہ حضورؐ کے کان کی درد مند
رنج ہنس ہوئی۔ البتہ نسبتاً آفاقہ ہے۔ نیز آج پاؤں میں درد نقرس کی شکا رت
خروج ہوئی۔ احباب حضورؐ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
حضرت ام المومنین زکریاؑ علیہ السلام کی طبیعت تامل ناساز ہے۔ احباب دعا
صحت فرمائیں۔
حضرت میر محمد ہمدانی صاحب تامل بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا
فرمائیں۔
آج شام محکم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے دارالرحمت کو مشیر جماعت کی تقریب
نعتانہ عمل میں آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دسمبر ۱۳۲۶ء



ماہوار ۱۲ روپے

قیمت لائے ۱۸ روپے

جلد ۳۵ | ۲۳ ماہ احسان | ۲۶ | ۲ | شعبان | ۱۳۲۶ | ۲۳ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۲۱

پاکستان اور ہندوستان کے اچھوت

احتمال نہیں۔ اس لئے پاکستان میں
اچھوتوں کو بھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا
اگر پاکستان کے اچھوت اسلام قبول
کر لیں تو ان کی پوزیشن وہی ہو جائیگی
جو مسلمانوں کی۔

اس کے برخلاف جو معاشرہ کانگریس
کے سپرد دیا ہے۔ اس میں سخت مشکل یہ
ہے کہ جو کانگریس اس وقت زبانی ہر قوم
کی نمائندگی کی دعویٰ کر رہے ہیں لیکن حقیقت
یہ نہیں۔ کانگریس کے تمام کے تمام سرکردہ
لیڈر دون آشری ہندو ہیں۔ اور وہ بھی
ہندو سرمایہ داری کے رہن منت۔ بعض
موافق حالات کی وجہ سے اور سرمائے
کے زور پر ان لیڈروں نے بظاہر اتنا
روسخ اور اخر پیدا کر لیا ہے۔ اور اپنی
پوشیداری سے تانسی اصولوں کو
اس قدر اجمال دکھا ہے۔ کہ نہ صرف
برطانیہ بلکہ مسلمان اچھوت اور دیگر
غیر دون آشری اقوام بھی ابھی تک ان
سے مرعوب ہیں۔ یا کسی اور طرح سے
ان کی زبان بندی کر دی گئی ہے۔ لیکن
یہ فلسفاتی مانا بنا گو اس وقت نہایت
مضبوط نظر آئے ہے حقیقت میں نہایت
کمزور اور عارضی ہے اور کسی وقت ٹوٹ

تقسیم سے جن مظلوموں کو سب
سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ وہ اچھوت
اور دلت اقوام ہیں۔ ان کے نقصان
کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے
کہ ۳۰ سال والی تجویزیں ان کا ذکر تک
نہیں۔ حالانکہ ہندوستان میں ان کی
میں تعداد ہندوؤں سے بھی زیادہ
ہے۔ یہ تقسیم صرف کانگریس اور مسلم لیگ
کے درمیان ہوئی ہے۔ مسلم لیگ سوائے
چند اکادمیشنلسٹوں کے مسلمانوں
کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اور جو
علاقہ اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس میں
بیشبہ اکثریت اس کے عقیدہ مندوں
کی ہے۔ جن چند مسلمانوں کو اس سے
اختلاف ہے۔ وہ زیادہ تر ذاتی اختلاف
ہے۔ ان میں سے سیاسی اختلاف
رکھنے والوں کی تعداد بہت ہی ناقابل
اعتنا ہے جن کا بھی پاکستان بننے
کے بعد کسی خیالات قبول کر لینا نہایت
اغلیب ہے۔ مزید برآں اسلام میں چونکہ
بنیادی حقوق تمام بنی نوع انسان کے
لئے یکساں ہیں۔ اور مسلمان اس اصول
کے عملاً بھی سخت سے پابند ہیں۔ پاکستان
میں کسی اقلیت کو نقصان پہنچنے کا

ان میں سے کسی طائفہ فرد کو ذریعہ
بنادینے سے تو پانچ ہزار سال کے
ایک طرف کے احساس برتری اور دوسری
طرف کے احساس کسری کو زائل نہیں کیا
جاسکتا۔ اس کے لئے تو ایک بہت
بڑے معجزہ کی ضرورت ہے۔ اور ظاہر
ہے کہ یہ معجزہ نہ تو موجودہ کانگریسی
لیڈروں اور نہ ان کے سرمایہ دار اتحاد
کے پس کی بات ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ آئندہ آئندہ
تمام مسلمانیں ہندو ہو جائیں گی۔ اگر ابھی
سے یہ کام باقاعدہ شروع کر بھی دیا جائے
تو بھی اس کے لئے صدیاں درکار ہیں۔
پھر سوال یہ ہے کہ کیا انسانیت اس
وقت تک کا انتظار کر سکتی ہے مثال
کے طور پر گنگا ندی جی کے کام ہی کو
لیجئے۔ اگر ناشی باتوں کو حذفت کر دیں۔
تو ان کا کام بھی نصف کے برابر ہے
آج تک ایک لمحہ بھی مثال ایسی پیش نہیں کی
جاسکتی۔ کہ جو تمدنی عیسٰی تبلیغ ایک بھنگی
اور برہمن کے درمیان مائل ہے اس کو
عبور کیا گیا ہو۔ ایک بھنگی خواہ کتنا ہی
چمکا چلا کر بیکار سے کہیں ہندو مت کا
پیر و دیوں۔ کوئی بہن تو کیا اونے درجہ
کا دون آشری بھی ہو گا اپنی آغوش میں
لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔
یہ خیال کہ آزادی کے بعد بھنگیوں
کی فرقہ وارانہ تکشمٹ جائے گی محض

سکتا ہے۔ کیونکہ اس وقت تو یہ مسئلہ
اپنی مطلب برادری کے لئے مساوات کی
راگنیاں گھا رہے ہیں۔ اور تمام ہندوستان
کی فضا ان سے چڑھ رہی ہے لیکن یہ ناممکن
ہے کہ اپنے گہرے فطری رجحانات کو
وہ زیادہ دیر تک دبانے رکھیں۔ کانگریس
کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ باوجود سخت پوشیداری کے بھی اس کی
ذہنیت خود بخود دینے نقاب چڑھ جاتی رہتی
ہے۔ بغیر محال اگر ان بھی لیا جائے۔
کہ ان لیڈروں کی ذہنیت بدل بھی جاتی
ہے اور وہ تمام افراد میں حقیقی مساوات
کے خواہشمند ہیں۔ تو اس صورت میں
بھی یہ سخت وقت ہے کہ جن لوگوں
کی وہ نمائندگی کر رہے ہیں۔ وہ ان
کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ان
کی فطرت نہیں بدل۔ ظاہر ہے کہ فکر
آقا کی خواہشات کے خلاف نہیں چل
سکتا۔ میں وجہ ہے کہ کانگریسی لیڈروں
کے دل میں جمہوریت کا تصور صرف اسی
قدر ہے۔ کہ دون آشری ہندو ہی حقیقی
آزادی حاصل کریں۔ اور دیگر اقوام
صرف تحفظ حقوق کی نعمت پر ہی قناعت
کریں۔ اس لئے کانگریسی ملائے میں سب
سے زیادہ نازک اور قابل رحم معاملہ
اچھوتوں کا ہے۔ چند مندروں میں داخل
ہونے کی اجازت یا سرکاری کافندوں
میں ذات کا خانہ حذفت کر دینے یا

درخواست دعا

عزیزی عباس احمد خان جو کہ ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زیرِ ہدایت تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ گئے ہوئے ہیں۔ ان کی صحت کے متعلق سوکڑا رلیٹیڈ میں ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ عباس احمد اب اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے دینی اور دنیاوی تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عنقریب واپسی پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ ان کو کسی دینی مہم پر بھیجے وائے ہیں۔ اب جبکہ ایک بچہ پروان چڑھ چکا ہو۔ اور اس کے لئے کام کرنے کا وقت آگیا ہو۔ تو ایک درو مند باپ کے لئے یہ اندیشہ کس قدر دکھ اور تکلیف کا موجب ہو سکتا ہے کہ خدا نخواستہ اس کی صحت اس کے فرائض کی سرانجام دہی میں خارج ہو۔ اس لئے ان احباب جماعت سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں درخواست ہے کہ حضور کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عز و جل کو کئی صحت عطا فرمائے۔ خیر و عافیت سے واپس لائے۔ اور جو فرائض اور ذمہ داریاں اس کے سپرد ہونے والی ہیں۔ ان کو قابلیت اور تندرستی کے ساتھ ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں اپنے جی و قیوم خدا کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہوں۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک زندہ خدا کو پایا ہے۔ جو کہ مسیح و عیسیٰ ہے۔ ایک دفعہ مجھ میں عباس احمد بیمار ہوئے تھے اس وقت وہ چار ہفتیں ایک بھائی تھے۔ مجھے ان کی بیماری سے بے چینی اور گھبراہٹ لاحق ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا توئی تسلاً بعبداً۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عباس جوان ہیں۔ شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دو اور بھائی بھی اب دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں میری کوئی شامت اعمال کسی نعمت سے محرومی کا موجب نہ ہو۔ وہ ستاری فرماتا ہوا اپنی عادت کے مطابق احسان۔ عفو اور درگزر کا معاملہ ہی کرتا رہے۔ اور ہم سب اس کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بنے رہیں۔ خاک و ذلالت محمد عبد اللہ خاں

چند توسیع کالج میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھنا ہے

چندہ توسیع تعلیم الاسلام کالج کے متعلق جو وعدے اور رقم موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر احباب نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور نشانہ ہما کے شانہ کردہ اعلانات تحریکات اور یاد دہانی کی چٹھیوں پر توجہ نہیں کی۔ اور یہی انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اس تحریک میں حصہ لیا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور کالج کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو مد نظر رکھ کر اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ اور بھران کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور فرماتے ہیں: ”میں جماعت احمدیہ کے غمخسار احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کام کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ اور یہ دعا کہ کی رقم کی کمی کو پورا کر دیں۔ تاکہ یہ کام تمام و کمال ہو کر اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھی جائے۔“

اور دوسری جگہ فرمایا کہ: ”میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں سے پانچ سو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اس کام کے لئے آگے آئیں۔ تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔“

مقامی جماعتوں کے تمام سیکرٹریاں مال سے بالخصوص اور دیگر عہدہ داران جماعت سے بالعموم درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ہر فرد کے پاس جا کر حضور کے ان ارشادات کو جو اوپر نقل کئے گئے ہیں سنائیں اور اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ کر کے اس کی جلد سے جلد پورا کر کے عند اللہ عاجز ہوں۔ (ذی نوارت بیت المال)

مجموعہ ہے۔ درتویہ ہے۔ کہ یہ اور بھی چمکیں۔ بر ملاوی اقتدار کے زیر اثر ورنہ آسٹریائی جوت پابہ زنجیر تھا۔ لیکن آزادی کے بعد تودہ بالکل ہی آزاد ہو جائے گا۔ اور اور بھی کھیل کھیلے گا۔ جس کا نتیجہ لازماً یہ ہوگا۔ کہ غیر آریہ یا دوسرے لفظوں میں غیر ذاتی اقوام متحدہ ہو کر اس جو بک متاثر ہوئے اللہ کثرتی ہوگی آج اگر کانگریس ان مخالف عناصر کو تاراج

دکھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ تو اس کی وجہ نہیں کہ اس نے کوئی حقیقی عظیم کام کر لیا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ محض اس کا عارضی رسوخ اور اقتصادی تعلق ہے۔ جو اس نے انگریز کی خوش مدار کے حاصل کیا ہے۔ ممکن نہیں کہ آزادی کے بعد موجودہ کانگریس ان مخالف عناصر کو قابو میں رکھ سکے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

قریباً چار سال کا عرصہ ہوا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ضربت الشمس کا حملہ ہوا تھا۔ ان دنوں دینی امور کے انتہا کی وجہ سے آپ کو آرام کا بہت کم موقع ملا۔ جس سے بیماری کثرتاً رنج نہ ہوئی۔ اور مسلسل تھابت ہوتی چلی گئی۔ اب بھی کبھی کبھی بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً گرمیوں میں تو شدت اختیار کر جاتی ہے۔ چنانچہ آج کل بھی کثرت کار اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ حضرت ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درود دل سے دعا فرمائیں۔

وقت جائیداد و آمد کے وعدوں کی میعاد ۳ جون تک بڑھادی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز کے چندوں و وقف جائیداد۔ وقت آمد کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳ جون تک بڑھادی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

۲۷ جون کو قادیان میں بھرتی

حبیبہ (اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ڈیفنس کورس میں ملٹری پولیس کی بھرتی ۲۲ جون سے ۲۷ جون تک ہوگی۔ اس لئے جلا امید دار ۲۷ جون کو صبح الہجے حضرت مرزا شریف صاحب کی کوٹھی پر پہنچ جائیں۔ اس موقع پر عام فوجی بھرتی بھی ہوگی۔ میٹرک پاس نوجوان مستقل کمز فوج میں بھرتی کئے جائیں گے۔ ۲۷ جون کو صبح ۹ بجے ہالہ میں بھی بھرتی ہوگی۔ ہالہ کے ارد گرد کے امیدوار ہالہ کے ڈاک ٹکٹ میں پیش ہو سکتے ہیں۔ (ناظر ملاحظہ)

یوم سیرۃ النبیؐ

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۲۹ احسان ۱۳۷۷ مقرر ہے۔ (ناظر دعوتہ و جلیغ)

موجودہ بدعتی اور ہندوستان

از محکم جناب محمد عبدالرحیم صاحب قادیان

اے سرزمین ہندوستان! اس وقت نصف صدی پہلے بننے والوں کی دکان تو میں۔ ان کے اعمال کا جائزہ لے۔ اور اب اپنی موجودہ تہذیب پر بھی غور سے نظر انداز ہو۔ اے ہندوستان کیا تجھے میں اس وقت ایسے لوگ نہ ملے جو جانوروں کی پرورش کرنے، چیتھیلوں کے سوراخوں پر آبادانہ رکھتے، جانوروں کے لئے چھینکے لٹکاتے، تاکہ وہ گریں، کٹی پیش سے پانی پی کر مین کا سانس لے سکیں، فکر خانے جاری کرتے۔ اور بلا کسی پریش کے آئے گئے کو کھانا کھاتے پانی پلاتے اور کیزول سے ٹنگوں کا تن ڈھانچتے تھے۔ سانپ کے بل پر دودھ کا برتن رکھتے تھے۔ اور سانپوں کے گھروں کے لئے سرسبز بنواتے۔ اور دھیتوں میں کوئیں کھدواتے تھے۔ گرمیوں میں سبیل لگاتے۔ اور ماٹوں میں لحاف تو شک کا سامان کرتے تھے۔ یہ قوم دلی یہ رحم یہ شفقت کیا انہوں نے اپنے دروگوں اپنے آسمانی معیتوں سے نہیں کیسی مٹی میں بے بیوں کو مدد و غیرات سے نوازا جاتا تھا۔ اور اس کو اپنے آئے والے دن کے لئے موجب برکت خیال کیا جاتا تھا۔ راجہ بھی ایسا کوٹھتے اور پر جا کا بھی اکثر یہی طریقہ تھا۔ لیکن اے ہندوستان اب تیرے بسنے والوں کی تاریخ میں کیا اضافہ ہوا کہ تو اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہا ہے۔ کہ بچے یتیم ہیں بھلا رہے ہیں۔ کچھ بیوائیں ہیں جو سرد آہیں لے رہی تیری بیتیاں اجڑ رہی ہیں۔ تیرے مسکوں پر آگ کھیل رہی ہے۔ دل کا پتہ رہے ہیں۔ اور تیری حرکات پر انسان چھوڑ دیا۔ ان ہی لڑہ برادہام میں انسان کے نون سے ہونٹا کھیل جا رہی ہے۔ صرف ایک اہلثت جگہ بھرنے کے لئے اور اس ستر کوڑا بھرنے کے لئے جس کو پٹا لگا کر پٹا بھی بہت کافی ہے۔ کیا وہ سادھو

طاق۔ کھ دیا گیا ہے۔ تمدن کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ انسان انسان کے کوہن کا پیاسا ہے۔ حرص اور بوس لٹاؤ اور سامونہ کھولا ہوا ہے۔ اور ہر ایک انسان الا ماشاء اللہ دوسرے کے لئے کچھ میں دینے کے لئے تیار نہیں کیا تو ایسے انسانوں کو اپنی تاریخ کے صفوں میں نام بنام ثبت کر کے فخر کو گئی ہے۔ تیری ان کروڑوں پر عیا اور تہذیب جتن میں ماتم اور نوہ کریں وہ حق بجانب

Digitized by Khilafat Library Rahwah

برفات حضرت آیات حضرت سید محمد سرورہ صاحب

از جناب عبداللطیف صاحب ظہور۔ انگلش ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان

آج کیوں زخمی ہوئے قلب و جگر
آج کیوں گلشن ہوا دیران سا
کل جو تھا موجود وہ روپوش ہے
زندگی اور موت کا ہے بھید کیا
پھول سے خست ہوئی بوئے وفا
تو مجسم عشق کی تصویر تھا
تو کہ تھا اک معدن علم و منہر
تو کہ تھا ہر دم سرور قادیان
تیری قربانی ہے دنیا میں مثال
مٹھی میح وقت کی جلوہ گری
کیسے کر لایا تھا تجھ کو کس کا پیار
قادیان آیا تو بس یہ قادیان
یا الہی کھول دے جنت کا در

آج کیوں زخمی ہوئے قلب و جگر
آج کیوں گلشن ہوا دیران سا
کل جو تھا موجود وہ روپوش ہے
زندگی اور موت کا ہے بھید کیا
پھول سے خست ہوئی بوئے وفا
تو مجسم عشق کی تصویر تھا
تو کہ تھا اک معدن علم و منہر
تو کہ تھا ہر دم سرور قادیان
تیری قربانی ہے دنیا میں مثال
مٹھی میح وقت کی جلوہ گری
کیسے کر لایا تھا تجھ کو کس کا پیار
قادیان آیا تو بس یہ قادیان
یا الہی کھول دے جنت کا در

بخشدے رحمت سے اپنی وہ مقام
ہوئے تجھ سے جہاں وہ ہر مقام

سمجھ رہا ہے۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اہل حق اندیش انسان جو میں کرے سمجھتا ہے لیکن دنیا سے شرافت اور نجابت اور نیت بھی بالکل مفقود نہیں ہو گئی۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ اور اے ہندوستان تیرے ایسے راہنماؤں کے اعمال کا تجھ پر بھی کر رہے ہیں۔ وہ تیرے راہنماؤں کی تہذیب پر تیرے راہنماؤں کے اخلاق پر تیرے موجودہ راہنماؤں کی راہنمائی پر سیر کر بھٹ کر بیٹھے۔ اور وہ سب کچھ جو وہ انصاف سے کرینگے تیرے ماتھے پر تیرے راہنماؤں کے ماتھے پر لکنا کا ٹیپا جو کہ دیر تک اپنی مخور روش کا اعلان کرتا رہے گا۔ اور آہ تو دیکھا کہ بدعتی کو اپنے چہرہ کا طرہ امتیاز بنائے رکھے گی۔ اسے خلیہ ہندو تیرے سامنے اب بھی ایک عیض ہے۔ جس پر انسانی تصرف بے جا نہیں ہوا۔ اور جس کی آواز جو ثناء علی النفس ہم و لو کان ہضم خصاصہ میج اعلان کر رہی ہے۔ اور اس کا رنڈ ہونے سے اندر فوٹیا تفریب پیدا کرنا ناگزیر ہے اس اعلان کا ترجمہ یوں ہے۔ اے زمین و آسمان کے مالک کی بات پر عمل کرنا والو! تمہارا مشیوہ میری مخلوق سے لیا رہے کہ تم اپنے لئے بھوک پیٹ کر رہو۔ اور دوسروں کو سیر کرو۔ اور میرا یہ صحیفہ آراء وہ فرما رہے ہیں۔ القوم خاد مہم بھی سردار خود ہے جو قوم کے کام سدا رہنے والا ہے اس پر ہی علی کر کے دیکھ لو۔ اے زمین و آسمان کے مالک اب تو اپنی ملک کی طرف محبت بھری آنکھوں سے دیکھو اور اس میں ایسے دیرپا خوشحال لوگ پیدا کر جو تیرے صفات کی طرح تیری مخلوق کی پرورش کریں۔ اور سب کی اصلاح کے لئے بے غش ہو کر سرگرد رہیں۔ اور تو اپنی رحمت سے ایسا بھی بہت ہی جلد کر کہ جو تیرے مخلوق کو چھینچھ کی طرف سے جارہے ہیں۔ ان کی آواز سے اپنی مخلوق کو بچا۔ انسان یا دیر العالمین۔ امین یا رب العالمین

ہیں۔
صحیف ہے اس انسان پر جو ناسی کی مخلوق کی دستبرد سے بچتی ہوئی تہارے دونوں میں خفاوت پیدا کر رہی تھی۔ اور مجسم رحمت بنکر تہارے تمدن کو چار چاند لگا رہی تھی۔ آپ یہ سب کچھ بالائے

صحیفوں کی تصدیق تھی۔ جو انسانی مخلوق کی دستبرد سے بچتی ہوئی تہارے دونوں میں خفاوت پیدا کر رہی تھی۔ اور مجسم رحمت بنکر تہارے تمدن کو چار چاند لگا رہی تھی۔ آپ یہ سب کچھ بالائے

تقرر امرائے اضلاع

مندرجہ ذیل اضلاع کی جماعتوں کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اصحاب ذیل کو یکم مئی ۱۹۷۶ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۶ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ ان اضلاع کی جماعتیں مطلع رہیں۔

۱، ضلع گجرات امیر ملک عبدالرحمن صاحب خاتمہ، ضلع سیالکوٹ امیر باقر اعظم الدین صاحب، ۲، ضلع فیروز پور امیر پیر اکبر علی صاحب، نائب امیر بابو محمد فاضل صاحب، دیگر اضلاع کے امراء صاحبان کو بھی جہاں ضلعوار نظام منظور ہو چکا ہو اسے ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۶ء تک کے لئے نیا انتخاب کر کے جلد پور میں ہو جائیں۔ (ناظر اسٹاپ)

ہر جماعت میں آڈیٹر مقرر کئے جائیں

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ مقامی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کے لئے ہر جماعت میں آڈیٹر مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ جو وقتاً فوقتاً ہر قسم کے چندوں کی پڑتال کرتا رہے اور اس بات کی بھی نگرانی رکھے کہ جہاں اقسام کے مرکزی چندے برداشت مرکز میں بکھولے جاتے ہیں یا نہیں اور جو بھی حسالی غلطیاں اسے معلوم ہوں انکو مائدہ یک میں درج کر دے تاکہ محاسب ان امور کی اصلاح کر سکے۔ غرض آڈیٹر مقامی جماعتوں کے حسابات کی صحت اور درستگی کا ہر طرح سے ذمہ دار ہے۔ یہ عہدہ بہت اہم اور ضروری ہے۔ اس لئے جن جن جماعتوں میں ابھی تک آڈیٹر مقرر نہ ہوئے ہوں ان کا فرض ہے کہ کم از کم آڈیٹر کا تقرر کر کے نظارت بہت المال کی بہت جلد منظوری حاصل کر لیں۔ تاکہ آڈیٹر اپنا کام شروع کر سکیں۔ (ناظر بہت المال)

زود نویسیوں کی ضرورت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات اور حضور کی تقاریر قلمبند کرنے کے لئے بعض زود نویسیوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو دست اس خدمت کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد نظارت دعوت و تبلیغ میں ارسال فرمائیں۔ تعلیمی قابلیت مولوی فاضل یا اس کے قریب قریب ہونی چاہیے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

شکریہ احباب و درخواست دعا

الفضل کا جنرل منیجر مقرر ہونے پر بہت سے دوستوں نے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں۔ اکثر دوستوں نے اپنی چیمپیوں میں بعض ان کاموں کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو میری خود کی میں کشمیر میں ہوئے۔ اس ضمن میں یہ واضح کر دینا اپنا فرض خیال کرتا ہوں کہ کشمیر میں میرے گیارہ سال قیام کے دوران میں جو بھی کام ہوا۔ میری کسی خوبی کے باعث نہیں۔ کچھ محض خدا تعالیٰ کے فضل۔ حضرت امیر المؤمنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعاؤں اور ہدایات کے طفیل ہوا ہے۔

اب الفضل کا جو کام میرے سپرد ہوا ہے۔ وہ بھی بہت اہم ہے۔ اور اس وقت بعض خاص مشکلات کا سامنا بھی ہے۔ اس لئے دوستوں کی خاص دعاؤں اور تقاضوں کی ضرورت ہے۔ یہاں بھی جو کچھ ہو گا۔ محض خدا کے فضل اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں۔ ہدایات اور بزرگوارانہ سلسلہ اور احباب کی دعاؤں اور تقاضوں سے ہی ہو گا۔ (خاک رعب الواحد جنرل منیجر الفضل)

مہ دفتر قیام امن و صلح قادیان کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ دفتر ہر روز صبح سات بجے سے شام چھ بجے تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی عمارت میں کھلتا ہے۔ چونکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم قادیان اور اس کے ماحول میں ہر ممکن طریق سے امن قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اس لئے احباب کو

مشغالی ذریعہ۔ جبکہ اپنے بندے کا خالق اپنے بندے پر ذرہ بھر ظلم پسند نہیں کرتا تو پھر کسی کو شایاں ہے۔ کہ وہ دست ظلم دماڑ کرے۔ اور بدولت پاداش کے جیسا جاگتا رہے۔ پس اسے ہندی باز آ اور اس ملک کی ملک میں فساد کی اندھیری کی ناروا گرد نہ اڑا۔ ورنہ تیری حیات کی سبھی کا شمرہ بھی نہایت ہی تنگ ہو گا۔ اور تیری ابدی حیات کے دن بھی حسرت اور گریہ و بکا اور دکھ درد سے ہرگز ہرگز خالی نہ ہوں گے۔

افنجعل المسلمین کالمجور میں مائکم کیف تحکمون۔ ہمارے نزدیک فرمایا ہر دار اور مجرم کا رتبہ یکساں نہیں ہے پس کتنے کم عقل ہے وہ انسان جو اتنی موٹی بات کو بھی نہیں سمجھتا۔ اور فساد ظلم اور جرائم سے ان کا انجام جانتے ہوئے بھی بار بار کرتا یاد رکھ کہ تو کائناتے ہو کر اچھی کشت کے ثمرات سے کیونکر مستیع ہو سکتا ہے۔ تو بھائی کے لئے کھانا کھو رہے۔ ایسا نہ ہو کہ تو خود ہی اس میں گر کر اپنی جان شیریں صفت کر دے۔ کیا تو اپنے بڑے مضبوطوں سے اس رب العالمین کی مخلوق کی حق تلفی کے نتائج پر نظر رکھتا۔ اور پھر اس میں انصاف کا شائبہ بھی ردوار کتنا پسند نہیں کرتا۔ صرف اس لئے کہ تلخہ الاعین تیرا ہی سراپا بنا رہے۔ دیکھ تیری ایسی بری تدبیریں تیری ہی ناکامی کے لئے بطور اس کے ہو گئی۔ اور تو فلاح اور بامرادی کی منزل سے کوسوں دور رہ کر بدولت تلخہ الاعین اپنی جان دیدیگا۔ مانگ ہر ذرہ کا وہ ہے۔ خلق اور یک اسکی ہے۔ ان پر صرف اسکی جلال بھری حکومت کام کرتی رہی ہے کتنی رہے گی۔ تو اپنی نادانی سے اس لاشربیک کے صفات کے آگے نہ آ۔ تو کمزور ہے تو کمزور ہے۔ یا زہ قدر خویش لبت من۔ والسلام علی من احسن بخلقہ و صلحہ۔

دفتر قیام امن و صلح کا اجراء

موجودہ ایام میں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرقہ دارانہ فساد کو ہر ممکن کوشش سے روکا جائے۔ یہ فسادات عموماً غلط افواہوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان سے بچنے کی غرض سے اور غلط افواہوں کی بروقت تردید کرنے کے لئے

اللہ علی کل شئی بقدیر۔ دراصل خالق کائنات رب العالمین ہے اس کے پیشتر صفات انسان کو حیات دائمی دینے کے لئے خلق کر رہے ہیں۔ انسان کی حیات کی قیمت بالکل غیر معمولی ہے۔ خصوصاً جبکہ معمولی حیات اللہ دجہ اللہ اپنی سعی میں اپنی زندگی کا آخری قطرہ بہا کر اسکی رضا کا شکر شفیق حاصل کر لیتا ہے۔ گویا انسانی زندگی اور اسکی حیات اسکی دائمی زندگی کے لئے بظہر سراپا ہے کہ ہیں۔ پس جو شخص ان کی طبیعت کو جو درستم سے فہم کرتا ہے۔ وہ گویا مالک الملک رب العالمین کی ربوبیت اور ملکیت پر ہی ڈاکر نہیں ڈالتا۔ بلکہ انسان کی اس سعی پر بھی ڈاکر ڈالتا ہے جو اسکی دائمی زندگی کے لئے اس کو کرنی ضروری تھی۔ اور جو اس کے لئے موجب نجات اور موجب ثمرات اور اس کے اپنے خالق کی رضا جوئی کے لئے اور اس کی اپنی ابدی حیات کے لئے نہایت ہی قیمتی ذخیرہ بنائی گئی تھی۔ اور ہر طرح صریح ظلم ہے۔ اور حق اور انصاف کے سراصر خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خونریزی کا محاسبہ سب سے پہلا محاسبہ رکھا گیا ہے۔ جو قیامت کے دن کیا جائیگا۔ ظلم اور جفا کشی سے انتقام لینا گو خدا کا کام ہے۔ لیکن اسکی نوعیت اور رنگ کی ہے۔ علیم وخبیر کے کام کیوں بدولت نہیں ہوتے۔ جو کچھ بھی وہ کر رہا ہے۔ انسان کی حفاظت اس کے بچاؤ اور اسکی ربوبیت کی تکمیل کے لئے کر رہا ہے۔ اور اس کے ایسے فعل کبھی بھی اسکی رحمت کے لباس سے بالکل عریان نہیں ہوا کرتے۔ برعکس انسان کے کہ یہ اندھا دھند اپنے غضب کا اجرا کرتا اور ناحق اس مانگ کی ملک میں دست برداور بدولت صحت بدولت انصاف اور بدولت حق اسکی عنوق پر ظلم و ستم روا رکھتا چلا جاتا ہے۔ شاید یہ الی کرتے ہوئے اپنے اس ظالمانہ فعل کو سہل انگاری کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس کے نتائج سے اعراض پر اعراض سے کام لیکر آتی گئی بات سمجھتے ہو گا۔ ایسا نہیں پھر ایسا نہیں۔ مکانات عمل لازمی ہے۔ اور اس کو ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہو گا۔ ان اللہ لا یظلم

درالافتان سورہ ۲۳ جون ۱۹۷۶ء

اضلاع ملتان منیگری ڈیرہ غازیخان

نفارت بہت المال کی طرف سے
سید احمد شاہ شاہ صاحب منیگری
جدید کو اضلاع ملتان منیگری و ڈیرہ
غازیخان کی جامعہ میں وقف جائداد
وقف آمد کے سلسلہ میں دورہ پر بھیجا
جاء ہے۔ جامعہ میں کو جائز ہے
کہ ان سے تعاون فرمادیں۔

شکار شکاری

دو دنوں دوران لیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین پوتائی دو این ہیں۔ شکار شکاری
لیریا کو بخار و تارہ دیتی ہے۔ مگر اور پانی کو صاف کرتی ہے۔ بخار کو صاف کرتی ہے۔ اسباب
کو صاف کرتی ہے۔ اور کوئی کے نقصان کے بغیر جسم کو لیریا کے بہ اثرات سے صاف کر
دیتی ہے۔ شکاری پرانے اور صحت بخاروں میں شکاری کے ساتھ دی جاتے۔ تو ان کے ٹوٹنے
میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت ہو تو ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کوئی کے ٹیکوں سے بھی ان کو تارہ نہیں ہوتا۔ شکاری کو شکاری کے
ساتھ دینے سے خدہ قتالی کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اسباب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دو دنوں کا ہونا بہت سے
اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قریں ۸۰ اور پچاس قریں ۸۰ پر شکاری درجن ۸۰ رخلاوہ محصول لڑا۔

ملنے کا پتہ دو احسانہ خدمت خلق قادیان

(دناظر سب المال)

خداوند مت کر۔ یہ وقت جب نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ایک نہایت نفع مند کام

پیرین مینو فیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچر ٹیکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ سہارا اور ادھ تھا کہ اس کام کو اور بھی بڑھا
جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مد نظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھاؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے جو کہ خدا کے فضل سے
اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سر انجام
دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور بنیادیں بھی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلانے کے
لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔
اس لئے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لٹریڈ کروالیا جائے۔ کل
حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سر دست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔
یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچ صد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو نفع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ (ابھی یہ حکم
مکمل ہو رہی ہے اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے
حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔
کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصول کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں
مستفی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ انہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے
ہوئے ہیں۔ جو پیرین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جاسکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا اشرف احمد

اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دو احسانہ نور الدین قادیان کو لکھیں

دیباچہ کی نہایت محیر اور ہادرد و اطیبہ عجائب کھربا سے فرمایا قیمت ایک ماہ کا ورس

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند کو دھری یا اکامھڑا طبیہ عجائب گھر کا خاص الخاص کتب

ادویہ گواہی ذات میں اثر ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن وہی خدا رسیدہ انسانوں کے روحانی اثر سے بہت زیادہ نافع بن جاتی ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں میں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہنے لگا کہ **عنانکہ خاک را بنظر کیمیا** حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو کون نہیں جانتا آپ ان باکمال شخصیتوں میں سے تھے جنہر میں اور گیتی رشاذ ہی پیدا کرتی ہے۔ علم طب کو بجا طور پر فخر ہے کہ اسے اس پایہ کے طبیب نے نوازا اور یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ جہاں آپ جسمانی طبابت میں یکتا تھے وہاں روحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ اکھڑا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الہی تصرف کے ساتھ رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کئے اس کا استعمال ہر طبیعت کے لئے مفید ثابت ہوا۔ ہم نے حضور کا نسخہ ”اکسیر اکھڑا“ کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو یا امقاط کے مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے بچپن میں آغوش مادر سے جدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے ”اکسیر اکھڑا“ لاثانی دوا ہے۔ یہ گولیاں محنت کے ساتھ اور عمدہ خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں ایرانی زعفران درجہ اول اور مشک تاتار درجہ اول ڈالا جاتا ہے۔ ہم دعوئے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس مرج کے نکلے اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزان قیمت پر ہرگز کہیں سے نہیں ملیں گی۔ دنیا میں اولاد بڑی نعمت ہے۔ جو لوگ اس سے محروم ہیں۔ انہیں اس دوائی سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

قیمت مکمل کورس بیس روپے

۱۸

لے کاپی

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان دارالامان

نئی سرحد (سندھ) خزانہ دار علی صاحب ہندوستان صاحب کرام سے
درخواست کرتے ہیں کہ ان کی لڑکی بیارہنہ ٹائیفائیڈ شدید بیمار ہے۔ اس کی
صحت کا نکلنے کے لئے دعا کی جائے۔